# صرف تصاویر شیئر کر کے چیز بیچنے کا جائز طریقہ

ریفرینس نمبر:IEC-0035 تاریخ:17-07-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک دوکاندار موبائل فون کے ڈیزائن والے کوَر (Cover) بیچتا ہے۔ وہ ہمیں یہ آفر دے رہا ہے کہ ہم اس کے موبائل کوَر(Cover) اپنے سوشل میڈیا مثلاً واٹس ایپ، فیس بک، انسٹاگرام کے ذریعے تصویر لگا کر فروخت کریں۔ اور کسٹمر کو ریٹ دیتے ہوئے اپنا نفع بھی شامل کرلیں۔ جب تصویر کے ذریعے کسی کسٹمر سے ہمارا سودا کنفرم ہو جائے تو ہم دوکاندار کو کسٹمر کا ایڈریس بتادیں، وہ خود کسٹمر تک ڈیلیوری پہنچادے گا اور اپنی رقم کاٹ کر ہمیں ہمارا پرافٹ دے دے گا، کیا ہمارا اس طرح پرافٹ لینا درست ہے؟ اگر یہ طریقہ کار درست نہیں تو اس کا کوئی جائز حل بھی ارشاد فرمادیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں بیان کردہ طریقہ کار کے مطابق خرید و فروخت کرنا اور اس سے نفع حاصل کرنا، ناجائز و حرام ہے۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ خرید و فروخت کی بنیادی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ جس چیز کو بیچا جارہا ہو وہ بیچنے والے کی ملکیت میں ہو۔ اگر بیچنے والے کی ملکیت میں وہ چیز نہ ہو تو ایسی بیع، بیع باطل قرار پاتی ہے یعنی سرے سے منعقد ہی نہیں ہوتی۔ اسی طرح خرید و فروخت کی ایک بنیادی شرط یہ بھی ہے کہ جس چیز کو بیچا جارہا ہے وہ اگر منقولی چیز ہو تو خریدنے کے بعد اس پر بیچنے والے کا قبضہ بھی ہو چکا ہو۔ اگر بیچنے والے نے منقولی چیز پر قبضہ کرنے سے پہلے ہی اسے آگے بیچ دیا تو ایسی بیع، بیع فاسد قرار پاتی ہے لہٰذا مذکورہ طریقہ کار کے مطابق خرید و فروخت جائز نہیں۔

## مذکورہ ناجائز صورت کا ایک متبادل طریقہ

اس کا جائز حل یہ ہے کہ اگر دوکاندار کے پاس وہ موبائل کوَر(Mobile Cover) موجود ہیں تو آپ دوکاندار سے یہ معاہدہ کرلیں کہ یہ کوَر (Cover) میں آپ سے خرید کر آگے بیچنے کے بجائے آپ کا مال بطور کمیشن ایجنٹ فروخت کروں گا اور ہر پیس فروخت کرنے پر اتنے فیصد کمیشن لوں گا۔ کمیشن مقرر کرنے میں اس بات کا خیال رکھنا

ضروری ہے کہ وہ کمیشن اجرتِ مثل یعنی مارکیٹ میں رائج کمیشن سے زائد نہ ہو۔ اب آپ اس دوکاندار کے کمیشن ایجنٹ بن کر اس کے موبائل کور (Mobile Cover) کی تصاویر اپنے سوشل میڈیا پیجز پر لگائیں اور اسے فروخت کریں، یوں آپ کے لئے ہر پیس پر دکاندار سے مقررہ کمیشن لینا جائز ہو گا۔

غیر مملوک کی بیع سے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لا تبع مالیس عندک" یعنی: جو چیز تمہاری ملکیت میں نہ ہو، اسے مت بیچو۔

(سنن النسائی، ج7، ص289، حلب)

بیع قبل القبض سے ممانعت کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یقبضہ، قال ابن عباس: وأحسب کل شیء بمنزلۃ الطعام" یعنی: جو شخص طعام خریدے، تو قبضہ کرنے سے پہلے اس کو آگے نہ بیچے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ تمام اشیاء طعام کی طرح ہیں۔

(صحیح مسلم، ج3، ص1160، بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے: "شرط انعقاد البیع للبائع ان یکون مملوکا للبائع عند البیع فان لم یکن لا ینعقد" یعنی: بیع منعقد ہونے کی شرط یہ ہے کہ چیز بیچتے وقت بائع کی ملکیت میں ہو، اگر اس کی ملکیت میں نہ ہو تو بیع منعقد نہ ہو گی۔

(بدائع الصنائع، ج05، ص147، بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے: "ومنھا القبض فی بیع المشتری المنقول فلا یصح بیعہ قبل القبض" یعنی: منقولی چیز کو آگے بیچنے کے لیے اس پر قبضہ کرنا بھی بیع کے صحیح ہونے کی شرائط میں سے ایک شرط ہے، لہذا قبضہ سے پہلے اس کو آگے بیچنا درست نہیں۔

(بدائع الصنائع، ج05، ص180، بیروت)

الاشباہ والنظائر میں ہے: "بعہ لی بکذا، ولک کذا فباع، فلہ اجر المثل" یعنی: اگر کسی کو یہ کہا کہ تو میرے لئے اس چیز کو فروخت کروادو، میں تجھے اتنی رقم بطور اجرت دوں گا تو فروخت کرنے والا اجرتِ مثل کا مستحق ہو گا۔

Islamic Economics Centre

الاشباہ والنظائر کی اس عبارت کے تحت شرح حموی میں ہے:"ای ولا یتجاوز بہ ماسمی"یعنی: اجرت مثل مقررہ اجرت سے زائد نہ ہو۔

(شرح حموی علی الاشباہ والنظائر، ج3، ص131، بیروت)

مذکورہ صورت میں کمیشن ایجنٹ کو اجرت دینا بائع کی ذمہ داری ہے جیسا کہ در مختار میں ہے:"واما الدلال فان باع العین بنفسہ باذن ربھا فاجرتہ علی البائع"یعنی: جب کمیشن ایجنٹ نے سامان کے مالک کی اجازت سے مال فروخت کیا تو اس کی اجرت بائع کے ذمہ ہو گی۔

(در مختار مع رد المحتار، ج4، ص560، بیروت)

فتاوی رضویہ میں امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ بائع سے معاہدہ کرنے والے کمیشن ایجنٹ کی اجرت کے متعلق فرماتے ہیں:"اگر بائع کی طرف سے محنت و کوشش و دوادوش میں اپنا زمانہ صرف کیا تو صرف اجر مثل کا مستحق ہو گا، یعنی ایسے کام اتنی سعی پر جو مزدوری ہوتی ہے اس سے زائد نہ پائے گا اگرچہ بائع سے قرارداد کتنے ہی زیادہ کا ہو، اور اگر قرارداد اجر مثل سے کم کا ہو تو کم ہی دلائیں گے کہ سقوط زیادت پر خود راضی ہو چکا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ453، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بہار شریعت میں ہے:"دلال کی اُجرت یعنی دلالی بائع کے ذمہ ہے جب کہ اُس نے سامان مالک کی اجازت سے بیع کیا ہو۔"

(بہار شریعت، ج2، ص639، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــہ**

**ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی**

**28ذو الحجۃ الحرام1444ھ/17جولائی2023ء**



نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com